ماضی کے جھروکوں سے ادارہ

مہتمم دار العلوم دیو بند حضرت مولانا مرغوب الرحمانؒ دار العلوم حقانیہ میں آمد اور پاکیزہ تاثرات وجذبات

یہ حقانیہ کی شاخ شجرہ طوبیٰ دار العلوم دیو بند کی ہمسری کر رہی ہے

۱۱ اپریل ۲۰۰۱ء دار العلوم حقانیہ کیلئے انتہائی مسرت اور سعادت کا دن تھا کہ اسکی مادر علمی دار العلوم دیو بند کا ایک جلیل القدر وفد جس میں دار العلوم کے شیوخ اساتذہ اور مہتممین حضرات شامل تھے' تشریف لا رہے تھے اسطرح یہ خوشی اور بھی دوبالا ہوگئی جب فدائے ملت جانشین شیخ العرب والعجم مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ امیر جمعیت العلماءَ ہند نے بھی دار العلوم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا اور آپ حضرات نے مفصل خطبات بھی فرمائے۔ دار العلوم کے مہتممین' مشائخ' اساتذہ اور ہزاروں طلبہ نے سربکف سربلند کے فلک شگاف نعروں سے ان کا جی ٹی روڈ پر جوش خیر مقدم کیا۔ ایوان شریعت (دار الحدیث) کے پرشکوہ اور وسیع وعریض ہال میں معزز مہمانوں کو لایا گیا۔ تمام ہال حاضرین اور عقیدت مندوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس موقع پر ان مشائخ نے تقریریں کیں اور دار العلوم دیو بند کے شیخ الحدیث نے حدیث پڑھ کر طلبہ کو خصوصی اجازت سے بھی نوازا۔ تقریب کے آغاز میں دار العلوم کے مہتمم واستاذ حدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے معزز مہمانوں کا حسب ذیل خیر مقدمی کلمات سے استقبال کیا۔ اس طرح دار العلوم دیو بند کے موجودہ مہتمم اور عظیم وعلمی وروحانی شخصیت حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن مدظلہ نے اس موقع پر دار العلوم حقانیہ کی قدر ومنزلت اس کی خدمات اور اس کے تاریخی کردار کے بارے میں ایک اہم خطاب بھی طلباء سے فرمایا۔ اس تقریب کی مکمل کاروائی اور حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کا خطاب ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے نذر قارئین ہے۔ .... (ماخوذ از الحق اپریل ۲۰۰۱ء)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ حضرات اساتذہ کرام اور طلباء عزیز میرے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا موقع ہے کہ آج مجھے یہاں دار العلوم حقانیہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی جب ہندوستان سے یہاں آنے کا پروگرام بن رہا تھا تو اسی وقت سے ذہن میں یہ بات تھی کہ کانفرنس سے فراغت کے بعد سرفہرست دار العلوم حقانیہ میں حاضری دینی ہے افسوس کہ کل میں اپنی علالت اور ڈاکٹر صاحبان سے وقت لینے کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا ۔ اپنی اس تمنا اور خواہش کو مجھے پورا کرنا ہی تھا۔

عظیم درسی خدمات:

آج اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے یہاں پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور میں آپ حضرات کے درمیان میں موجود ہوں دارالعلوم حقانیہ کے بانی حضرت مولانا عبدالحقؒ دارالعلوم دیوبند کے جلیل القدر فاضل اور مدرس تھے۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں بڑی عظیم درسی خدمات انجام دی۔ تقسیم ہند کے بعد یہاں آنے پر دارالعلوم دیوبند کی شاخ کے طور پر دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی۔

شجرہ طوبیٰ:

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو شاخ انہوں نے قائم کی تھی آج وہ شجرہ طوبیٰ کی حیثیت سے دارالعلوم دیوبند کی ہمسری کر رہی ہے اس طرح ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند اور پاکستان و قرب و جوار کے ممالک میں دارالعلوم حقانیہ فیض پہنچا رہا ہے انتہائی مسرت ہے کہ دارالعلوم کے ایک فاضل نے اتنی عظیم خدمت سر انجام دی۔ آج مولانا سمیع الحق صاحب انکے جانشین کی حیثیت سے اس نظام کو چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مساعی کو قبول فرما کر مدرسہ کو مزید ترقیات سے نوازے اور طلباء عزیز کو علوم دینیہ کی دولت سے مالا مال فرما کر انہیں دین کی حفاظت و اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے قبول فرمائے۔ اس وقت سفر بھی میرا اختیاری نہیں ہے اسلئے مجھے افسوس ہے کہ یہاں ٹھہر نہیں سکتا اگر عوارض نہ ہوتے تو یہاں پر دو تین روز ضرور ٹھہر جاتا (طلباً کے اصرار پر انہوں نے طلباً کو یہ نصیحت فرمائی)

علم کے ساتھ عمل:

علم کے ساتھ عمل صالح نہایت ضروری ہے علم اگر ہو اور عمل نہ ہو تو مسلمان کے لئے اس علم کی کوئی حیثیت نہیں ہے علم ہے ہی اس لئے کہ اس پر عمل ہو اللہ اعمال صالحہ کو توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ دین پر استقامت عطا فرمائے۔ اور جس مقصد کے لئے طلبا عزیز اپنا وقت عزیز صرف کر رہے ہیں یہ ان کے عمر کا جوہری حصہ ہے اسے کارآمد بنانے کے لئے شب و روز محنت کرنی چاہیے تاکہ علوم حاصل ہوں اور اپنی معروفیات کو مشغولیات کو اسی حد تک (علم) محدود رکھو۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں برکت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ استعداد عطا فرمائے اور اللہ اپنا فضل و کرم شامل حال رکھے۔ جی نہیں چاہتا ایسا لگتا ہے کہ اپنے دارالعلوم میں آ گئے ہیں لیکن مجبوری ہے جانا ہے ورنہ طبیعت کا تقاضا تو یہی تھا کہ میں یہاں رہوں کچھ وقت گزاروں اور سیرابی ہو مگر افسوس کہ جانے کیلئے مجبور ہیں۔ (از ماہنامہ الحق)